5882 ـ استخارہ کیا لیکن کچھ بھی محسوس نہیں ہوا

سوال

آپ شادی کرنے والے مرد و عورت کو کیا نصیحت کرتے ہیں، ان دونوں نے استخارہ کیا اور صرف عورت کو خواب نظر آیا ہے مرد کو نہیں، عورت نے دیکھا کہ وہ اور اس کا خاوند سعادت کی زندگی بسر کر رہے ہیں، اور اللہ تعالی کہتا ہے کہ دونوں کے لیے یہی صحیح اختیار ہے، لیکن مرد نے کوئی بھی علامت یا احساس یا خواب نہیں دیکھی اسے کیا کرنا ہو گا؟
ان دونوں کیا کرنا چاہیے، اور استخارہ کے لیے کتنی مدت مقرر ہے ؟ بعض کہتے ہیں کہ تین دن اور بعض سات دن تك استخارہ کرنے کا کہتے ہیں، آپ کو اللہ تعالی جزائے خیر دے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

استخارہ کرنے کی دلیل مندرجہ ذیل بخاری وغیرہ کی حدیث جو جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے میں پائی جاتی ہے، اس حدیث کی شرح اور حدیث کے فوائد آپ سوال نمبر (2217) اور (410) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ: " پھر اسے وہ کام کرنا چاہیے جس پر اس کا دل راضی اور شرح صدر ہو"

ابن سنی کی روایت کردہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب آپ کو کوئی کام درپیش ہو تو سات بار اپنے رب سے استخارہ کرو پھر اسے دیکھو جو تمہارے دل میں آئے کیونکہ اسی میں خیر ہے"

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اس کی سند غریب ہے، اس میں ایسے راوي ہیں جنہیں میں نہیں جانتا. اھـ

دیکھیں: الاذکار للنووی صفحہ نمبر (132).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر یہ ثابت ہو جائے تو پھر قابل اعتماد یہی ہے، لیکن اس کی سند بہت ہی کمزور ہے. اھـ

دیکھیں: فتح الباری (11 / 223).

حافظ عراقی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس میں ایسا راوی ہے جو شدید ضعف سے معروف ہے، اور وہ ابراہیم بن البراء ہے..

تو اس بنا پر یہ حدیث بہت ہی ضعیف ہے. اھـ

دیکھیں: الفتوحات الربانیۃ (3 / 357).

اور صحیح اور درست یہ ہے کہ:

معاملے میں آسانی ۔ تقدیر اور دعاء کی قبولیت کے بعد ۔ اللہ تعالی کی جانب سے ہے، جو کہ کام کرنے کی بہتری کی علامت ہے، اور اس کام کے موانع کا پایا جانا اور معاملے میں آسانی پیدا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندے سے اس کام کو دور کر دیا ہے.

اور جب ہم جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث استخارہ میں غور اور تدبر کرینگے تو یہی معنی بالکل واضح ہو گا:

حدیث میں ہے:

" فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الأَمْرَ ثُمَّ تُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ [واصرفه عني] وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ "

الہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام اس کام کا نام لے (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے لیے میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے مقدر میں کر اور آسان کر دے، پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما، اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے اور میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اس کام کو مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مہیا کر جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کردے.

ابن علان ۔ انس رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث کا ضعف بیان کرنے کے بعد ۔ کہتے ہیں:

اور اس بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ: بہتر یہ ہے کہ اس نے جو ارادہ کیا ہے وہ استخارہ کرنے کے بعد اسے سرانجام دے (یعنی: اگر وہ اس میں شرح صدر محسوس نہ بھی کرے) کیونکہ اس (یعنی نماز استخارہ) کے بعد واقع

ہونے والا ہی بہتر ہے. .

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حافظ زین الدین عراقی کا (استخارہ کرنے کے بعد کام کرنے میں) کہنا ہے: " اس نے جو بھی کیا اسی میں خیر و بھلائی ہے، اس کی تائیید دوسری حدیث جو عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے میں موجود الفاظ" ثم یعزم " پھر وہ عزم کرے کے الفاظ سے ہوتی ہے. اھـ عراقی کی کلام ختم ہوئی.

میں کہتا ہوں: (یعنی حافظ ابن حجر) پیچھے جو کچھ میں نے بیان کیا ہے کہ اس (یعنی ثم یعزم) کے الفاظ بیان کرنے والا راوی ضعیف ہے، لیکن یہ اس حدیث کے راوی (یعنی پھر جو تمہارے دل میں آئے اسے دیکھو) والی حدیث کے رواى سے کچھ بہتر حالت میں ہے. اھـ ابن حجر کی کلام ختم ہوئی.

دیکھیں: الفتوحات الربانیۃ (3 / 355).

اور لوگوں میں منتشر خرافات میں استخارہ کے بعد سونا بھی شامل ہے کہ خواب میں جو خیر اور شرح صدر دیکھیں اس کا معنی ہے کہ آپ کا یہ کام بہتر ہے اور اگر نہ دیکھیں تو اس میں بہتری نہیں (اور سائل کا اس قول" اسے پیغام ملا " سے بھی یہی مراد ہے، ہمارے علم کے مطابق تو اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے.

اوپر جو کچھ بیان ہوا اس کا معنی یہ نہیں کہ شرح صدر علامات میں شامل نہیں، لیکن اسے کسی کام کی بہتری کے لیے قطعی اور اکیلی یہی علامت ہی نہیں بنا لینا چاہیے، کیونکہ انسان بہت سے ایسے معاملات میں استخارہ کرتا ہے جو اسے پسند ہوتے ہیں اور اس پر اس کا شرح صدر بھی ہوتا ہے.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی شرح صدر کے مسئلہ میں کہتے ہیں:

جب وہ اللہ سے استخارہ کرے تو اس کے لیے جو شرح صدر ہو اور امور میں سے جو میسر ہو تو وہی اللہ تعالی نے اس کے اختیار کیا ہے. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (10 / 539).

تو اس طرح فرق یہ ہے کہ: اکیلے شرح صدر علامت ہونا، اور یہ بھی ایک علامت ہے.

اور استخارہ کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں، ایک بار سے زیادہ بار بھی استخارہ کرنا جائز ہے، اور اس کی تعداد بھی مکرر نہیں، نماز کے لیے سلام پھیرنے سے قبل بھی دعاء کرنا جائز ہے، اور سلام کے بعد بھی.

والله اعلم .